السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوست واحباب کا آپس میں خوش طبعی کرنا کیسا ہے کیا یہ لہو ولعب کے زمرے میں آکر منع تو نہیں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوست واحباب کا آپس میں مل کر خوش طبعی کرنا اگر حقیقت پر مبنی ہو اور شریعت کا استہزاء ومذاق نہ ہو تو بالکل درست ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی خوش طبعی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ابو عمیر کے پاس ایک سرخ چونچ والا پرندہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا جب وہ پرندہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا :

(سرخ چونچ والے پرندے نے کیا کیا؟" (متفق علیہ۔ مشکوٰة 4884"

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول یقیناً آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلتے ہیں آپ نے فرمایا میں حق کے سوا کوئی بات نہیں کہتا"۔ (ترمذی 1990

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے اونٹ طلب کیا آپ نے فرمایا ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا۔" (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے"۔ (ابوداؤد 4991، ترمذی 1991

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا (یا ذاالاذنین) "اے کانوں والے" (ترمذی 1992، ابوداؤد 5002) الغرض ایسی خوش طبعی جو جھوٹ پر مبنی ہو وہ جائز نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اس آدمی کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے بربادی ہے (ابوداؤد 4990 ترمذی 2315 بیہقی 10/196 حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند قوی ہے۔ بلوغ المرام 1544) پھر اس کے لئے بربادی ہے لہذا جھوٹ کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب الادب، صفحہ: 398

محدث فتویٰ